

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایمان با آخرت

تصورات آخرت

# ایمان باالآخرت

یہ وہ ایمان ہے جو انسان کے عمل پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

یہی وہ ایمان ہے جو انسان کی مدد ہوشی کو دور کرتا اور انسان کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔

اسی لئے انبیاء کی دعوت کا آغاز اسی ایمان سے ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الْمَدَّثِرُ - قُمْ فَأَنْذِرْ

اے لحاف میں لپٹنے والے اٹھو اور لوگوں کو محاسبہ اخروی سے خبردار کرو۔  
اسی حقیقت کو قرآن نے تین آیات میں بیان کیا:

كَلَّا إِنَّ بَ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَاجٍ - أَرَأَيْتَ إِذَا رَاہُ اسْتَعْجَنِي - إِبَّ إِلَى رَبِّكَ الرَّجْعِي (العلق)

ہر گز نہیں، انسان سرکشی پر آ ہی جاتا ہے جب خود کو بے نیاز پاتا ہے، (یعنی کوئی پکڑ نہیں ہو رہی، اس کو سیدھا رکھنے والا یہ یقین ہے کہ) اس کو لوٹنا ہے اس کے رب کی طرف۔

# ایمان بالآخرت

انسان جب دیکھتا ہے کہ اس کے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا، اس کی پکڑ نہیں ہو رہی تو پھر وہ بگڑ جاتا ہے۔ دوسروں پر ظلم کرتا ہے، دوسروں کا مال ہڑپ کرتا ہے۔

قرآن کریم میں آخرت کے بارے میں انسانوں کے کئی تصورات کا ذکر کیا گیا ہے۔

کچھ تصورات وہ ہیں جو کافروں نے قائم کیے ہوئے ہیں۔

اور

کچھ تصورات وہ ہیں جو مسلمانوں نے قائم کیے ہوئے ہیں۔

# کافروں کے تصورات آخرت

(1)-----دہریت

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ۔ (الجاثیہ 24)

یہ لوگ کہتے ہیں: نہیں ہے ہماری زندگی مگر صرف دنیا کی، اور ہم (خود ہی) جیتے اور مرتے ہیں اور گردش زمانہ کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو۔

یعنی اللہ کا بھی انکار اور آخرت کا بھی انکار

دہریت

1

کافروں

کے

تصورات

آخرت

انکار

2

## (2)۔۔۔۔۔ صرف انکار آخرت

أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ؟  
هِيَ هَاتِ هَيْهَاتِ لِمَا تُوعَدُونَ۔ اِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ  
وَنَحْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ۔ (المومنون 35 تا 38)

کیا یہ (نبی) تمہیں یہ اطلاع دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور بس ہڈیاں رہ جائیں گی تو اس وقت تم کو (زمین سے) نکال لیا جائے گا؟۔ انہونی ہے بالکل انہونی ہے یہ بات جس کا تمہیں وعدہ دیا جا رہا ہے۔ زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، اسی میں ہم مرتے اور جیتے ہیں، اور ہم ہر گز نہیں اٹھائے جائیں گے۔

## یعنی آخرت کا مکمل انکار

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن نے کہا:

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ۔ فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ۔ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ (ماعون)

بھلا آپ نے دیکھا اس شخص کو جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے۔ یہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کے لئے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا۔

جب جزا و سزا کا یقین ہی نہیں تو کیوں نہ کمزور کے مال کو ہڑپ کرے؟  
وہ کیوں کسی کو کھلائے گا۔



کافروں

کے

تصورات

آخرت

(3)-----شک

مَا نَذِرُ مَا السَّاعَةُ۔ اِنْ نُّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ

بِمُسْتَيْقِنِينَ۔ (جاثیہ 32)

ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے۔ (آخرت کا) کچھ گمان سا تو ہوتا ہے (کہ شاید واقع ہو) لیکن اس پر ہمیں یقین نہیں۔

شک

ظاہر ہے جب یہ نظریہ ہوگا تو طرز عمل ان ہی لوگوں جیسا ہوگا جو  
تمکمل انکار کرتے ہیں۔

3

کافروں

کے

تصویرات

آخرت

متر فین

4

(4)-----متر فین

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ  
كُفْرُونَ۔ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا كُنَّا بِمُعَذِّبِينَ (سبا 34)

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیجا ہو اور اس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہ نہ  
کہا ہو کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال اور اولاد  
رکھتے ہیں اور ہم ہر گز سزا پانے والے نہیں ہیں۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَّسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ  
قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ۔ (حم سجدہ 50)

اگر ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اس تکلیف کے بعد جو اسے آئی ہو تو کہہ اٹھتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا، اور میں  
نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی، اور اگر (بفرض محال) میں واقعی اپنے مالک کی طرف لوٹا دیا گیا تو میرے لئے اس  
کے پاس بھی بہتری ہے (میں وہاں بھی مزے کروں گا۔

یعنی مجھے مال و دولت سے نوازا گیا تو یہ میری قابلیت، صلاحیت کی وجہ سے ہے اور  
میرا استحقاق ہے۔ اگر بالفرض قیامت ہوئی بھی تو وہاں بھی نوازا جائے گا کیونکہ میں  
بڑا خوش قسمت ہوں۔

## (4)----- متر فین

اس فکری غلطی کو سورہ کہف میں دو آدمیوں کی مثال سے سمجھایا گیا ہے۔

فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا - وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا - وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً  
وَلَئِنْ رُدَّتْ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا (کہف 34 تا 36)

پس اس نے اپنے (ناصح) ساتھی سے کہا اور وہ گفتگو کر رہا تھا اس سے، میں مال و دولت میں بھی تجھ سے بڑھ کر ہوں اور نفی کے اعتبار سے بھی تجھ سے طاقتور جتھے اور جماعت رکھتا ہوں۔ پھر وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور وہ اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے لگا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہوگا۔ اور نہ یہ توقع کرتا ہوں کہ قیامت کبھی برپا ہوگی۔ تاہم اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹا یا بھی گیا تو وہاں ضرور اس سے بھی اچھی جگہ پاؤں گا۔

حالانکہ مال و متاع کی اصل حیثیت یہ ہے کہ یہ آزمائش کے لئے ہے:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ  
دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُلْحِرِيًّا، وَرَحِمْتُ رِبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا

يَجْمَعُونَ (الزخرف 32)

ہم نے ان کے درمیان سامان زندگی بانٹا ہے اس دنیا کی زندگی میں اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسرے لوگوں پر برتری دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکیں اور آپ کے رب کی رحمت (قرآن مجید) بدرجہا بہتر ہے اس (مال و متاع) سے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔

کافروں

کے

تصورات

آخرت

متر فین

4



کافروں

کے

تصورات

آخرت

آخرت

اقرار مع الانکار

انکار آخرت

مترین

شک

صرف انکار

دہریت

لَا أُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ

## (1)----- نسلی امتیاز

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم کسی خاص نسل سے تعلق رکھتے ہیں،  
انبیاء، اولیاء، پیروں کی اولاد یا سید زادے ہیں۔  
اس طرح کے خیالات میں سرفہرست یہودی ہیں

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاءُهُ (المائدہ 18)۔ ہم تو اللہ کے بیٹوں کی مانند ہیں اور اس کے چہیتے ہیں  
چنانچہ: سَيُخَفِّرُنَا۔ ہمیں تو بخش دیا جائے گا۔

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودًا (البقرہ 80)۔ ہمیں تو آگ نہیں چھوئے گی مگر چند دن۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کا جواب یوں دیا  
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ (مائدہ 81)۔ پھر کیوں اللہ تمہیں (دنیا میں) عذاب دیتا ہے  
تمہارے گناہوں پر۔

جن بڑوں کی بڑائی کو تم نجات کا ذریعہ سمجھتے ہو

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (بقرہ 141)۔ وہ ایک گروہ تھا جو گزر چکا، ان کے لئے ہے جو انہوں نے کیا اور

تمہارے لئے ہے جو تم کما رہے ہو، تم سے ان کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ (ہر کوئی اپنی جوابدہی خود کرے گا)

## (2)۔۔۔۔۔ شفاعت باطلہ

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی نبی کے امتی ہیں  
بس یہی نجات کے لئے کافی ہے، وہ نبی ان کی بخشش کروادے گا۔  
اس معاملے میں سرفہرست عیسائی ہیں، ان کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے  
سولی پر چڑ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر لیا ہے۔

قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ

تُرْجَعُوْنَ (الزمر 44)۔ فرمادیتے ساری شفاعت کا اختیار اللہ کا ہے، اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی  
بادشاہت ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاو گے۔

شفاعت

2

البتہ یہ اختیار اللہ جسے چاہتا ہے بخشا بھی ہے، لیکن اس کے لئے دو شرطیں ہیں: 1۔ جس کے لئے  
اجازت دے، 2۔ جس کے لئے وہ راضی ہو۔

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اُذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (طہ 9)

## (2)-----شفاعت باطلہ

دنیا میں سفارش و احتیاجیوں کی وجہ سے ہوتی ہے:

- 1۔ لاعلمی، یعنی جس کے پاس سفارش کی جاتی ہے وہ نہیں جانتا کہ فلاں قابل اور اہل ہے یا نہیں۔
- 2۔ تعلقات، یعنی انسان دوستی یا رشتہ داری کی وجہ سے کچھ لوگوں کی بات ٹال نہیں سکتا۔

شفاعت

2

جبکہ اللہ ان دونوں محتاجیوں سے پاک ہے،  
وہ علیم وخبیر بھی اور بے نیاز بھی ہے۔

## (2)-----شفاعت باطلہ

قرآن حکیم شفاعت باطلہ کے اس طرح کے  
تصورات کی کلی نفی کرتا ہے۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا شَفَاعَةٌ  
وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (البقرہ 123)

اس دن سے اپنا بچاؤ کر لو جب کوئی نفس کسی نفس کے کچھ کام نہ آئے گا، اور نہ اس کی طرف سے فدیہ قبول ہوگا اور  
نہ اس کو (اپنے اختیار سے) کوئی سفارش ہی فائدہ دے گی اور نہ انہیں کوئی اور مدد مل سکے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ  
فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو خرچ کرو اس میں سے جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس دن نہ کوئی خرید  
و نہ فروخت ہو سکے گی، نہ کوئی دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی۔ اور نہ ماننے والے ہی دراصل ظالم ہیں۔



## (3)۔۔۔۔۔ اللہ کی شان کریمی

اللہ بہت رحیم و کریم ہے، بس وہ بخش دے گا۔

قوال حضرات یہی نکتے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ لوگ صبح اٹھ کر نہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں، بس ایک قوالی سن کر پورا دن مست ہو کر پھرتے ہیں۔

یہی وہ تصور ہے جس کا ذکر سورۃ الانفطار میں کیا گیا۔

شان

کریمی

3

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ - الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ  
فَعَدَلَكَ - فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ - كُلًّا بَلْ تَكْذِبُونَ بِالَّذِينَ  
وَأَبَّ عَلَيْكُمْ لَحْفَظِينَ - كِرَامًا كَاتِبِينَ - يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ -  
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ - وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ - يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ  
الَّذِينَ - وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ - وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ - ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ  
مَا يَوْمُ الدِّينِ - يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا - وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ -

کافروں اور  
مسلمانوں

کے

تصورات

آخرت

آخرت

اقرار مع الانکار

انکار آخرت

مترین

شک

صرف انکار

دہریت

لَا أُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ

شان کریمی

شفاعت باطلہ

نسلی امتیاز

لَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ الْوَّامَةِ

وزٹ کریں:

**[www.urdubookdownload.wordpress.com](http://www.urdubookdownload.wordpress.com)**

**[Fb.com/Nukta313](https://fb.com/Nukta313)**

جزاك الله خيرا

